نماز میں قومہ کی تسبیح بھول جائیں تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3727

تاریخ اجراء: 09شوال المکرم1446ھ/08اپریل2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر قومے کی تسبیح بھول جائے تو کب پڑھنی چاہیے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

رکوع سے اٹھتے ہوئے، مقتدی کے لیے صرف تحمید (اللھم ربنا ولک الحمد) کہنا اور منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے لیے تسمیع و تحمید (سمع اللہ لمن حمدہ، اللھم ربنا ولک الحمد) دونوں کہنا سنت ہے اور سنت کے چھوٹ جانے سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسمیع و تحمید کا یہی موقع و محل ہے، لہذا اگر اس مقام پر ان کو نہ پڑھا جاسکا تو پھر دوسرے کسی مقام پر ان کا اعادہ نہیں ہے۔

بہار شریعت میں ہے "رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ کہنا اور مقتدی کے لیے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡد کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔" (بہار شریعت، حصہ3، صفحہ527، مکتبۃ المدینہ)

در مختار میں ہے

"ترک السنة لا یوجب فسادا ولا سھوا"

ترجمہ: سنت کا ترک نہ نماز کو فاسد کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ سہو کو لازم کرتا ہے۔ (در مختار، جلد1، صفحہ65، دار الکتب العلمیۃ)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے

"والسنة أن یکون ابتداء الذکر عند ابتداء الإنتقال وانتھاؤہ عند انتھائہ وإن خالف ترک السنة قال في الأشباہ کل ذکر فات محلہ لا یؤتی بہ في غیرہ"

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ ذکر کی ابتداء، انتقال (یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے) کی ابتداء کے ساتھ اور انتہاء، انتقال کی انتہاء کے ساتھ ہو، اور اگر کسی نے اس کا خلاف کیا تو اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔ اشباہ میں فرمایا: ہر وہ ذکر جس کا محل فوت ہو جائے، اسے اس کے علاوہ دوسرے محل میں ادا نہیں کیا جائے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص351، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net